مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

مَیں خوش ہوں میری خوشی

بیکراں ہے کہ اس ملک سے انگریز نکل گیا میں

دنیا کے کسی حصے میں بھی سامراج کو نہیں دیکھ

سکتا میں ان کو قرآن اور اسلام کے خلاف

سمجھتا ہوں "

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

جلد ۳

۲۸ شوال تا ۵ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۷ جولائی تا ۲ اگست ۱۹۸۴ء

شمارہ ۸

قادیانیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر پاکستان سے منتقل کرنیکا فیصلہ کرلیا

مرزا طاہر احمد کی ہدایت پر قادیانیوں کو مظلوم ظاہر کرنے کے لئے پروپیگنڈہ تیز کر دیا گیا

حیدر آباد - ۱۲ جولائی (نمائندہ جسارت) باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر پاکستان سے منتقل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے قادیانی پاکستانی عوام کے ردعمل کی وجہ سے اب اپنے مشن کے لیے حالات سازگار نہیں سمجھتے اس لیے قادیانی رہنماؤں کی طرف سے اپنے مرکزی دفاتر کسی اور ملک میں منتقل کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ تاہم ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکا کہ قادیانی ہیڈ کوارٹرز کس ملک میں منتقل کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ مرزا طاہر کے پاکستان سے خفیہ طور پر فرار ہو جانے کے بعد بیرون ملک قادیانی لیڈروں اور بعض بیرونی طاقتوں سے مشورے بھی اسی سلسلے کی کڑی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرزا طاہر احمد کی ہدایت پر قادیانی مشن نے بیرونی دنیا کو پاکستانی قادیانیوں کی "مظلومیت" کا تاثر دینے کے لئے پروپیگنڈہ مہم تیز کر دی ہے ، اور اس سلسلے میں خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ مرزا طاہر کی براہ راست نگرانی میں جاری اس پروپیگنڈہ مہم میں قادیانیوں کے متعلق حالیہ آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کو قتل کرنے اور انہیں بڑے پیمانے پر تشدد کا نشانہ بنائے جانے کی فرضی داستانیں بیان کی جا رہی ہیں اور اس مقصد کے لیے بعض بین الاقوامی پلیٹ فارم استعمال کئے جا رہے ہیں۔ قادیانی لیڈروں کی طرف سے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہونے والی انسانی حقوق کی کانفرنس میں بھی پاکستان میں قادیانیوں کی "مظلومیت" کا مسئلہ اٹھانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں حال ہی میں جنیوا میں آئی ایل او کے زیر اہتمام ہونے والی کانفرنس کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نائیجیریا کے محنت کشوں کے وفد میں شامل قادیانیوں نے پاکستان میں قادیانیوں سے متعلق نافذ ہونے والے حالیہ صدارتی آرڈیننس اور قادیانیوں پر فرضی مظالم کے خلاف کنونشن کے ورکنگ گروپ میں ایک قرارداد پیش کی تھی لیکن پاکستانی وفد نے اس کی شدید مخالفت کی اور چیئرمین سمیت گروپ کے ارکان کو حقائق سے آگاہ کر کے قرارداد منظور کرانے کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ ذرائع کے مطابق نائیجیریا کے اس وفد نے قرارداد پیش کرنے سے پہلے ورکنگ گروپ کے چیئرمین اور ارکان سے نجی ملاقاتیں کر کے گمراہ کن واقعات پیش کر کے انہیں متاثر کرنے کی کوشش کی کانفرنس کے ایک ذریعے نے یہ افسوسناک انکشاف بھی کیا ہے کہ جنیوا کے پاکستانی سفارتخانے کا ایک اعلیٰ عہدے دار بھی جو قادیانی ہے پاکستانی قادیانیوں کی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے میں پیش پیش ہے اور وہ آئی ایل او کی کانفرنس کے موقع پر بھی اس سلسلہ میں خاصہ فعال رہا دریں اثنا معلوم ہوا کہ نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستانی قادیانی ہیڈ کوارٹر سے ایسے تعلیمیافتہ قادیانی نوجوانوں کی فہرستیں طلب کی ہیں جنہیں وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے بیرون ممالک میں اہم عہدوں پر تعینات کرا سکیں۔ (روزنامہ جسارت کراچی، ۱۳، جولائی ۸۴ء)

قادیانیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر ربوہ سے لندن منتقل کر دیا

مرزائیت پر پابندی کے بعد کمیونٹی سے سود لینے کا فیصلہ۔ لندن سے ترجمان نکالا جائے گا

فیصل آباد - ۱۰ جولائی (نمائندہ نوائے وقت) معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قادیانی جماعت نے اپنا مستقر ربوہ سے تبدیل کر کے لندن منتقل کر دیا ہے۔ لندن میں جگہ کے حصول کے لیے چار لاکھ پونڈ کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں نے اپنی جماعت کے پرچار کے لیے ایک ترجمان اخبار لندن سے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اپنی جماعت کے پرچار کے لیے اسے استعمال کریں۔ قادیانی ربوہ سے آہستہ

باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۸

فہرست

①	خصائل نبوی — حضرت شیخ الحدیث رح	۲
②	قومی اخبارات کا مطالعہ	۴
③	ابتدائیہ — عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۵
④	مرزائیت علامہ اقبال کی نظر میں — مولانا تاج محمد صاحب	۷
⑤	مولانا انور شاہ کشمیری رح کے عربی کلام کا نمونہ	۹
⑥	کاروانِ ختم نبوت — منظور احمد الحسینی	۱۵
⑦	نتائج وفاق المدارس	۱۸
⑧	مجلس عمل کے اہم فیصلے۔	۱۹
⑨	نمونہ ملفوظات انوریہ	۲۱

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــ ۶۰ روپے
ششماہی ـــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ـــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساشرو مینشن
ایم۔اے جناح روڈ۔ کراچی۔

خصائل نبوی برشمائل ترمذی ۳

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام رات کو قصہ گوئی میں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

باب ما جاء فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السمر۔

فائدہ ۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قصے کہانی نقل فرمائے ہیں ان کا نمونہ دو حدیثیں مصنف نے اس میں ذکر فرمائی ہیں ۔

۱۔ حدثنا الحسن بن صباح البزار حدثنا ابو النضر حدثنا ابو عقیل الثقفی عبد اللہ بن عقیل عن مجالد عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ قالت حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ نساءہ حدیثا فقالت امرءۃ منھن کان الحدیث حدیث خرافۃ فقال اتدرون ما خرافۃ ان خرافۃ کان رجلا من عذرۃ اسرتہ الجن فی الجاھلیۃ فمکث فیھم دھرا ثم ردوہ الی الانس فکان یحدث الناس بما رای فیھم من الاعاجیب فقال الناس حدیث خرافۃ ۔

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو ایک قصہ سنایا ایک عورت نے کہا یہ قصہ حیرت اور تعجب میں بالکل خرافہ کے قصوں جیسا ہے (عرب میں خرافہ کے قصے ضرب المثل تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ جانتی بھی ہو خرافہ کا اصل قصہ کیا تھا ۔ خرافہ بنو عذرہ کا ایک شخص تھا جس کو جنات پکڑ کرلے گئے تھے ایک عرصہ تک انہوں نے اس کو اپنے پاس رکھا پھر لوگوں میں چھوڑ گئے ۔ وہاں کے زمانہ قیام کے عجائبات وہ لوگوں سے نقل کرتا تھا تو وہ متحیر ہوتے تھے اس کے بعد سے لوگ ہر حیرت انگیز قصے کو حدیث خرافہ کہنے لگے ۔

فائدہ :۔ ممکن ہے اس شخص کا نام کچھ اور ہو ۔ اس کے قصوں کو لوگ من گھڑت اور جھوٹ سمجھتے تھے اس لئے وہ شخص خرافہ سے مشہور ہوگیا ۔ زمانہ جاہلیت میں جنات کا نہایت غلبہ اور زور تھا وہ نہایت کثرت سے لوگوں کو ستاتے تھے ، لے جاتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے ، عورتوں سے صحبت کرتے تھے جن کے واقعات مشہور ہیں ۔ اسلام کے بعد ان کا زور گھٹ گیا حتیٰ کہ بعض لوگ تو اس کے قائل ہوگئے کہ جنات کا وجود جیسے تھا اب ہے ہی نہیں ۔ لیکن یہ صحیح نہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ ان کا زور وہ نہیں رہا ۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عالم میں تشریف آوری کے وقت کے واقعات اور جنات کی حیرانی و پریشانی اور گریہ وزاری کے واقعات اس کے شاہد ہیں بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کاہن کی محبوبہ جنیہ کے حسرت بھرے اشعار اور جنات کی ذلت ونکبت کا حال ذکر کیا ہے ۔ سیوطی ؒ نے خصائص کبریٰ میں بہت سے واقعات اس کے ذکر کیے ہیں ۔

اور اس آتش دوزخ سے وہ نہایت متقی بندہ دور رکھا جائے گا ۔ جو اپنا مال راہ خدا میں اس لئے دیتا ہو کہ اس کی روح اور اس کے دل کو پاکیزگی حاصل ہو۔

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

پاکستان کو بدنام کرنے کی قادیانی مہم

امریکی جریدہ "نیوزویک" ۱۶ر جولائی ۱۹۸۴ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ اس یہودی جریدہ کو کون نہیں جانتا کہ وہ مسلمانوں کا دشمن اور اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا ہراول دستہ ہے۔ اس کا طرزِ عمل ہماری توقع کے خلاف نہیں۔

اگر وہ حقائق کے خلاف اور قادیانیوں کی حمایت میں کوئی رپورٹ شائع کرتا ہے تو یہ اس کا نصب العین ہے۔ ہمیں شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ نہ ہماری شکایت پر "نیوزویک" کی صحت پر کوئی اثر پڑتا ہے!

حالیہ اشاعت میں جو کچھ لکھا اسے جھوٹ کا پلندہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ پاکستان میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ —— قادیانی ہیں۔ اور یہ کہ اس گروہ پر ناروا پابندی لگائی جا رہی ہے۔ ان پر ظلم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کی تعداد جیسا کہ قادیانی ظاہر کرتے ہیں ایک کروڑ بتائی گئی ہے۔

تفصیلی جواب کے لئے یہ صفحہ ناکافی ہے انشاء اللہ کسی آئندہ شمارے میں ہم اصل حقائق سے آگاہ کریں گے! البتہ نیوزویک کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے ایک نئی راہ تلاش کر لی ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق اس مہم کے لئے ایک منظم منصوبہ تیار کیا گیا ہے، ہماری اس بات کی تائید اسلامیہ کالج شعبۂ معارف کے صدر محترم پروفیسر نسیم عثمانی کی زبانی سنئے! انہوں نے گذشتہ ماہ دمشق، میونخ، برلن، اور لندن کے دورے سے واپسی پہ یہ بیان اخبارات کو جاری کیا ہے:

"پروفیسر نسیم عثمانی نے بتایا کہ جب سے صدر ضیاء الحق نے عوامی مطالبے پر قادیانیوں کے خلاف اقدامات کا اعلان کیا ہے قادیانی بیرونی ممالک میں بہت سرگرم ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان کو کسی نہ کسی طرح نقصان پہنچایا جائے۔ کیونکہ اب ان کی پاکستان کے ساتھ دلچسپیاں ختم ہو گئی ہیں، وہ اس مقصد کے لئے اپنے نوجوانوں کے گروپوں کو ایک منظم منصوبے کے تحت بیرون ملک بھیج رہے ہیں، جو وہاں جا کر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ مہم منظم کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ اور ڈاکٹر بشارت میونخ جا رہے تھے تو ان کے ساتھ ہی گوجرانوالہ اور گجرات کے قادیانی نوجوانوں کا ایک گروپ بھی سفر کر رہا تھا۔ جس سے ان کی دمشق کے ایک ہوٹل میں تفصیلی ملاقات اور بات چیت ہوئی۔ اور ان کی بات چیت کے ان کے مذموم ارادوں کا علم ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ اس گروپ سے بات چیت سے انہیں احساس ہوا کہ قادیانی اب اپنی تحریک کا مرکز اور ہیڈ کوارٹر روم کو بنانا چاہتے ہیں جو ایک کھلا اور آزاد شہر ہے اور یہاں انہیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں مل سکتی ہیں" (روزنامہ جنگ ۵ر جون ۱۹۸۴ء ص)

اس دور ختم نبوت کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ قادیانی اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے حرکت میں آچکے ہیں، وہ ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا حکومت کو ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے!

ریس کے رسیا پھر میدان میں

یہ خبر مذہبی حلقوں میں انتہائی افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ کراچی ریس کلب کے زیر اہتمام گھڑدوڑ کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا۔ واضح رہے کہ حکومت نے گذشتہ ۲ سال قبل گھڑدوڑ پر پابندی لگادی تھی۔ اب اطلاع یہی ہے کہ حکومت نے اب صرف گھڑدوڑ کی اجازت دی ہے۔ البتہ یہ پابندی برقرار ہے کہ شرطیں نہیں لگائی جائیں گی:

اخباری اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گذشتہ دنوں جب ریس کا سلسلہ شروع ہوا تو ریس کے رسیا شرط لگاتے دیکھے گئے اور یوں غیر قانونی طور پر جوئے کا یہ کاروبار پرائیویٹ طور پر شروع ہوگیا۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی مملکت میں ایک سراسر غیر اسلامی فعل کی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت کس نے دی ہے؟ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خفیہ ہاتھ سرگرم عمل ہے جو تھوڑے تھوڑے وقفے سے اسی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے اور حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پچھلے دنوں فلم قصص القرآن نامی ٹی وی میں دکھا کر مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکایا گیا، اور اب گھڑدوڑ کا سلسلہ شروع کرکے عوام میں بے چینی پیدا کی جارہی ہے۔

گورنر سندھ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ گھڑدوڑ جیسی لعنت کو فوری طور پر بند کیا جائے، ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ حکومت نفاذ اسلام میں مخلص نہیں۔

عبدالرحمن یعقوب باوا

داخلہ

جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

کے درج ذیل شعبوں میں پرائمری، مڈل پاس اور دینی مدارس کے طلباء کا داخلہ شروع ہے!

شعبے:۔ المتوسط، ثانویہ، العالیہ، الفضیلۃ (تخصص)

امتیازی خصوصیات

۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ میں مکمل دینی تعلیم کے ساتھ بی اے تک کے پورے نصاب کا اہتمام۔

۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے جامعہ کی سند ایم اے عربی کے برابر تسلیم شدہ۔

۔ اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے جامعہ تعلیمات کا معادلہ ہوچکا ہے اور اس کی بنیاد پر یونیورسٹی کے شعبوں میں داخلہ کی سہولت

طبیب بننے دینی مدارس کے فاضل حضرات کے علاوہ الثانویہ یا موقوف علیہ کے مستند حضرات جامعہ طبیہ اسلامیہ میں داخلہ حاصل کریں!

دینی طلبہ کیلئے ابھی اعدادی کلاس شوال کے وسط تک شروع ہو رہی ہے امیدوار بلا تاخیر درخواستیں مع فوٹو سٹیٹ اسناد اور اخلاقی سرٹیفیکیٹ ۲۰ شوال المکرم ۱۹/۲ جولائی تک بھجوا دیں۔ داخلہ "پہلے درخواست پہلے داخلہ" کی بنیاد پر ہوگا۔

تعلیم ۱۱ر شوال سے شروع

عبدالرحیم اشرف جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد۔ فون نمبر ۲۳۰۲۱ — ۵۰۳۸۲

مرزائیت علامہ اقبالؒ کی نظر میں

حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم
فقیر والے

شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں :

(۱) "میرے نزدیک بہائیت قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے. کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے. لیکن موخر الذکر (یعنی قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے. لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے. اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں اس کا نبی کے متعلق نجومی تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں. گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔"

(حرف اقبال ص۱۲۳ مرتبہ لطیف احمد شروانی)

(۲) "مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہیں. جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں. چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے. مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا. اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے.

(حرف اقبال ص۱۲۲)

(۳) قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے ملی استحکام کو بے حد نقصان پہنچایا ہے. اگر مزاحمت نہ کی گئی تو آئندہ شدید نقصان پہنچے گا.

(بحوالہ چٹان ۲۲. اپریل ۱۹۶۴ء)

(۴) جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی پر کاربند ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لئے کیوں مضطرب ہیں.

(بجواب نہرو)

(۵) میں اپنے دل میں اس سے متعلق کوئی شک و شبہ نہیں رکھتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں.

(جواہر لعل نہرو کے نام خط)

(۶) مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی. اس تقریب سے بہت پہلے مولوی چراغ علی مرحوم نے جو مسلمانوں میں کافی سرآوردہ تھے اور انگریزی میں اسلام پر بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے. بانی تحریک (مرزا غلام احمد) کے ساتھ تعاون کیا. اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کتاب موسومہ "براہین احمدیہ" میں انہوں نے بیش قیمت مدد بہم پہنچائی. لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی. اسے اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئیں. تحریک کے دونوں گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے معلوم نہ تھا

کہ تحریک (قادیانیت) آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر اس تحریک (قادیانیت) سے اس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

(حرف اقبال ص۱۳۱)

(۷) اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کی حدود مقرر ہیں۔ یعنی وحدتِ الوہیت پر ایمان۔ انبیاء پر ایمان۔ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ بھی انبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ کوئی اسلامی فرقہ اس حدّ فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا۔

ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ میری رائے میں قادیانیوں کے لئے دو راہیں ہیں۔ یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ اس کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار اسلام میں ہو۔ تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔

(حرف اقبال ص۱۳۶)

(۸) قادیانی ختم نبوت کی جدید تاویلیں اپنے ذہنی تحفظات کے ساتھ ختم المرسلین کے لفظ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو۔ اور وہ سیاسی طور پر مسلمانوں کے حقوق و مناصب حاصل کرتے رہیں۔

(بحوالہ چٹان ۲۲ اپریل ۶۴ء)

(۹) اگر حکومت کے لئے یہ گروہ مفید ہے تو وہ اس کی خدمات کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے۔ لیکن اس جماعت کے لئے اسے نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ جس کا اجتماعی وجود اس کے باعث خطرہ میں ہے۔

(۱۰) ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گذرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں اپنی مصلحتوں کے تابع تامل مشول کر رہی ہے۔

(اسٹیٹس مین کے نام خط)

(۱۱) میں نے اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ مذہب میں عدم مداخلت کی پالیسی ہی ایک ایسا طریقہ ہے۔ جسے ہندوستان کی موجودہ حکمران قوم اختیار کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی پالیسی ممکن ہی نہیں۔ البتہ مجھے یہ احساس ضرور ہے کہ یہ مذہبی جماعتوں کے مفاد کے خلاف ہے۔ اگرچہ اس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں جنہیں خطرہ محسوس ہو انہیں خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی۔ میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔ اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لیگا جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے !!

(حرف اقبال ص۱۳۸)

(۱۲) اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گذرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ کیونکہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مُسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کر رہی ہے۔

(حرف اقبال ص۱۳۸)

(۱۳) ۲۲ فروری ۱۹۰۲ء کو علامہ اقبال نے اپنے شباب میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ اجلاس میں درج ذیل نظم

(باقی ص۳۰ پر ملاحظہ فرمایئے)

حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ

کے عربی کلام کا نمونہ

حضرت شاہ صاحبؒ نے ”اکفار الملحدین فی شیٔ من ضروریات الدّین“ کے نام سے ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں مسائل اجماعیہ و قطعیہ کے منکرین اور ضروریات دین یعنی متواترات شرعیہ میں تاویلیں کرنے والوں کی تکفیر کا مسئلہ کافی اور وافی دلائل کے ساتھ نہایت شرح و بسط سے واضح فرمایا ہے، اس رسالہ میں حضرت ممدوحؒ نے ایک قطعہ اشعار بھی نظم فرمایا ہے، جو امت محمدیہ اور بالخصوص علماء کی خدمت میں بطور استرعاء کے ہے (اس میں مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کی کفریات دین کی وجہ سے وہ کافر قطعی قرار پایا) اس کی تردید میں دلائل دیئے گئے ہیں:

حضرت موصوف قدس سرہٗ کے ارشد تلمیذ حضرت مولانا سید محمد ادریس سکھروڈوی مرحوم نے ان اشعار کا اردو ترجمہ بہ تکمیل حوالہ جات ضروری تشریح کے ساتھ ”صَدْعُ النِّقَاب عَنْ جَسَّاسَۃِ الْفَنْجَاب“ نام کے رسالہ میں شائع کیا ہے؛ یہ رسالہ ۱۹۲۵ء مطبع قاسمی دیوبند سے شائع ہوا اور آجکل نایاب ہے“

اس اندیشے کے پیش نظر کہ ترجمہ کتنی ہی قابلیت سے کیا جائے پھر بھی اس میں اصل کی تمام تر خوبیوں کا برقرار رہنا ممکن نہیں، اس لئے ہم حضرت موصوفؒ کی عربی نظم بھی ترجمے کے ساتھ پیش کرتے ہیں، قارئین کرام کی خدمت میں مختصر حواشی کے ساتھ ہماری یہ پیشکش تبرکاً بھی ہے اور بطور نمونۂ کلام حضرت ممدوحؒ بھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَلَا یَا عِبَادَ اللّٰہِ قُوْمُوْا وَقَوِّمُوْا — خُطُوْبًا أَلَمَّتْ مَا لَهُنَّ یَدَانِ [1]

خبردار اے خدا کے بندو تیار ہو جاؤ، اور جو ناقابل برداشت مصائب ٹوٹ پڑے ہیں ان کو درست کرو

وَقَدْ کَانَ یَنْقَضُّ الْهُدٰی وَمَنَارُهٗ — وَیَخْرُجُ خَیْرٌ مَّا لِذَاكَ تَدَانِ [2]

بہت قریب ہے کہ ہدایت اور نشانِ ہدایت گر جائیں اور خیر دور ہو گئی ہے جو پھر نزدیک ہونے کو نہیں ہے۔

یُسَبُّ رَسُوْلٌ مِّنْ أُولِی الْعَزْمِ فِیْکُمْ — تَکَادُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ تَنْفَطِرَانِ [3]

ایک اولوالعزم رسول تمہارے سامنے ذلیل کیا جا رہا ہے، قریب ہے کہ آسمان اور زمین پھٹ پڑیں

---

[1] اس شعر میں حضرت شاہ صاحب کی غرض امتِ مرحومہ اور بالخصوص جماعت علماء کو قادیانی فتنہ کی طرف توجہ دلانا ہے:

[2] ہدایت اور نشانِ ہدایت گر جانے سے آیاتِ قرآنی میں دخل و قتل اور انبیاء علیہم السلام کی توہین و تذلیل کئے جانے کی طرف اشارہ ہے؛

(بقیہ صفحہ ۔۔ پر)

وَطَهَّرَهُ مِنْ اَهْلِ كُفْرٍ وَلِيَّهُ — وَاَبْقَى لِبَابٍ بَعْضَ كُفْرٍ اَمَانِي ۱

جس رسول کو حق تعالیٰ نے کافروں کے ناپاک ہاتھوں سے پاک کیا اور محض دوزخ کے لیے بعض کفر جھوٹی نبوت کی خیال بندیوں کا چھوڑ دیا

وَحَارَبَ قَوْمٌ رَبَّهُمْ وَنَبِيَّهُ — فَقُومُوا لِنَصْرِ اللّٰهِ اِذْ هُوَ دَانٍ ۲

ایک قوم نے اپنے خدا اور نبی سے لڑائی باندھی — پس تم اللہ کی مدد پر کھڑے ہو جاؤ جو تمہارے قریب ہے

وَقَدْ عِيلَ صَبْرِي فِي انْتِهَاكِ حُدُودِهِ — فَهَلْ ثَمَّ دَاعٍ اَوْ مُجِيبٌ اَذَانِي

خدا کی حدود توڑی جانے کی وجہ سے میرا صبر مغلوب ہو گیا — پس ہے کوئی اس جگہ بلانے والا یا میری آواز کا جواب دینے والا

وَاِذْ عَزَّ خَطْبٌ جِئْتُ مُسْتَنْصِرًا بِكُمْ — فَهَلْ ثَمَّ غَوْثٌ يَا لَقَوْمِ يُدَانِي

اور جب مصیبت حد سے بڑھ گئی تو میں تم سے مدد چاہنے آیا — پس اے قوم ہے کوئی فریاد رس جو میرے نزدیک ہو

لَعَمْرِي لَقَدْ نَبَّهْتُ مَنْ كَانَ نَائِمًا — وَاَسْمَعْتُ مَنْ كَانَتْ لَهُ اُذُنَانِ

قسم ہے مجھے کہ میں نے سوتے کو جگایا — اور جس کے کان تھے اس کو سنایا

وَنَادَيْتُ قَوْمًا فِي فَرِيضَةِ رَبِّهِمْ — فَهَلْ مِنْ نَصِيرٍ لِي مِنْ اَهْلِ زَمَانِ

اور قوم کو اس کے خدا کے فرض کی طرف بلایا — پس ہے کوئی زمانہ میں جو میرا مددگار ہو؟

دَعُوا كُلَّ اَمْرٍ وَاسْتَقِيمُوا لِمَا دَهَى — وَقَدْ عَادَ فَرْضُ الْعَيْنِ عِنْدَ عِيَانٍ ۳

سب کو چھوڑ دو اور جو فتنہ درپیش ہے اس کے لئے تیار ہو جاؤ — اگر آنکھ کھول کر دیکھے تو ہر شخص پر فرض عین ہو گیا ہے!

فَشَانِئُ شَانِ الْاَنْبِيَاءِ مُكَفَّرٌ — وَمَنْ شَكَّ قُلْ هٰذَا لِاَوَّلِ ثَانٍ ۴

انبیاء کی توہین کرنے والا کافر ہے — اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ پہلے کا دوسرا ہے

وَاَكْفَرُ مِنْهُ مَنْ تَنَبَّأَ كَاذِبًا — وَكَانَ انْتَهَتْ مَا اَمْكَنَتْ بِمَكَانٍ

اور اس سے بھی بڑھ کر وہ شخص کافر ہے جس نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا — حالانکہ نبوت ختم ہو چکی تھی۔

وَمَنْ ذَبَّ عَنْهُ اَوْ تَاَوَّلَ قَوْلَهُ — يُكَفَّرُ قَطْعًا لَيْسَ فِيهِ تَوَانٍ ۵

اور جس نے اس کے قول کی تاویل یا اس کی طرفداری کی — وہ بھی یقیناً بلا توقف کافر کہا جائے گا

كَاَنِّي بِكُمْ قَدْ قُلْتُمُوا لِمَ كُفْرُهُ — فَهَاكُمْ نُقُولًا جُلِّيَتْ بِمَعَانٍ ۶

غالباً تم مجھ سے پوچھو گے وہ کیوں کافر ہے؟ — تو تم لو نقلیں اس کے کفر کی جو باتوفیق کے لئے ظاہر ہیں!

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ۷؎، رسول اور اولوالعزم سے مراد یہاں حضرت عیسیٰ ہیں جن کی توہین وتذلیل میں مرزا قادیانی نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

صفحہ ہذا ۱؎ اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے باطل آ مون رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے، ۲؎ قوم سے مراد یہاں ملاحدہ اور شیاطین کی ایک مخصوص جماعت قادیانی گروہ ہے، ۳؎ ان اشعار میں اس فتنہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ تمام فتنوں سے بڑھ کر یہ فتنہ ہے اس کے انسداد کی فکر ہر مسلمان کا فریضہ ہے!

۴؎ اس شعر میں مرزا کے کفر کی وجوہات میں سے ایک وجہ کفر بیان کیا ہے یعنی اس نے انبیاء علیہم السلام کی توہین وتذلیل کی ہے جو اس کے کفر کی علت اور سبب ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والی ایک دوسری جماعت (لاہوری) کے کفر کی بھی تصریح فرمائی ہے۔

۵؎ کسی مدعی نبوت کے قول میں تاویل کرنا یا اس کے قائل کی تحسین کرنا بھی کفر ہے جیسا کہ اس طرح کفر کا کہنا کفر ہے۔

۶؎ اس شعر میں علامہ مرحوم کا مقصد اس امر کا سمجھانا ہے کہ آئندہ اشعار میں جھوٹے مدعیان نبوت کے واقعات اور ان کے متعلق علماء امت کے فیصلے جو نظم کئے گئے ہیں وہ مرزا کے کفر کے نقول ہیں جن سے مرزا کے لئے معارضہ نہ کیا جا سکے۔

فَمَا قَوْلُكُمْ فِي مَنْ حَبَا مِثْلَ ذَا لَكُمْ ۔۔۔ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ اَهْلُ هَوَانِ

تمہارا اس شخص کے حق میں کیا عقیدہ ہے جس نے مسیلمہ کذاب (مدعی نبوت) کے حق میں ایسی مہربانی کی جو مسیلمہ ذلیل اور رسوا ہے

فَقَالَ لَهُ التَّاوِيْلُ اِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ ۔۔۔ نَبِيًّا هُوَ الْمَهْدِيُّ لَيْسَ بِجَانِ

پس وہ کہنے لگا کہ مسیلمہ کے لئے بھی تاویل ہے یا کہا کہ مسیلمہ نبی نہ تھا وہ تو مہدی تھا مجرم نہیں ہے

وَهَلْ ثَمَّ فَرْقٌ يَسْتَطِيْعُ مُكَابِرٌ ۔۔۔ وَحَيْثُ ادَّعٰى فَلْيَأْتِنَا بِبَيَانِ

اور کیا کوئی منہ زور مسیلمہ اور اس جھوٹے نبی میں فرق کر سکتا ہے اور اگر کوئی مدعی فرق ہے تو بیان کرے "

وَكَانَ عَلٰى اَحْدَاثِهِ وَجْهُ كُفْرِهِ ۔۔۔ تَنَبُّؤُهُ مَشْهُوْدَ كُلِّ اَوَانِ

مسیلمہ کے کفر کی وجہ باوجود اور بہت سے مخترعات کے دعوائے نبوت ہی مشہور وجہ ہر وقت ہوئی ہے!

كَذَا فِي اَحَادِيْثِ النَّبِيِّ وَبَعْدَهُ ۔۔۔ تَوَاتَرَ فِيْمَا دَانَهُ الثَّقَلَانِ

احادیثِ نبی میں اور اس کے بعد تمام جن و انس میں دعوائے نبوت ہی اس کے کفر کی وجہ متواتر رہی "

فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِذْ قَدْ وُجُوْهٌ لِكُفْرِهِ ۔۔۔ فَاَشْهَرُهَا دَعْوَاهُ تِلْكَ كَمَانِي [1]

مسیلمہ کے کفر کے وجوہ اور ہوں یا نہ ہوں مگر بڑی چلتی ہوئی مشہور وجہ دعوائے نبوت ہے جیسے مانی (کذاب) کے کفر کی وجہ دعوائے نبوت تھی

وَاَوَّلُ اِجْمَاعٍ تَحَقَّقَ عِنْدَنَا ۔۔۔ لَتَفْيِيْدِ بِالْكُفَّارِ وَسَبْيِ عَوَانِي [2]

اور سب سے پہلا اجماع جو ہمارے علم میں ثابت ہوا ہے وہ مسیلمہ کی تکفیر اور ان کی عورتوں کو اسیر کر لانے میں ہوا ہے "

وَكَانَ مُقِرًّا بِالنُّبُوَّةِ مُعْلِنًا ۔۔۔ لِخَيْرِ الْوَرٰى فِي قَوْلِهِ وَاَذَانِ [3]

باوجودیکہ مسیلمہ نبی خیر البشر ؐ کی نبوت کا اپنے قول اور اذان میں اعلان اور اقرار کرتا تھا

وَمَا قَوْلُكُمْ فِي الْعِيْسَوِيَّةِ اَوَّلُوْا ۔۔۔ رَسُوْلًا لِاُمِّيِّيْنَ خَيْرَ كِيَانِ [4]

تمہارا کیا فتویٰ ہے فرقہ عیسویہ میں جو یہ کہتا ہے کہ نبی خیر الکائنات کی رسالت صرف امیوں ہی کے لئے ہے

وَهَلْ ثَمَّ مَا لَا فِيْهِ تَاوِيْلُ مُلْحِدٍ ۔۔۔ وَمَنْ حَجَرَ التَّاوِيْلَ رَامِي لِسَانِ

اور کون سی جگہ ہے جہاں ملحد تاویل نہ کر سکے ۔۔۔ اور کون ہے جو تاویل کرنے والے کی زبان بالکل بند کر دے

وَهَلْ فِي ضَرُوْرِيَاتِ دِيْنٍ تَاَوُّلٌ ۔۔۔ بِتَحْرِيْفِهَا اِلَّا كَكُفْرِ عِلَانِ

اور کیا ضروریاتِ دین میں تحریف کر کے تاویل کرنا صریح کفر نہیں ہے؟

وَمَنْ لَمْ يُكَفِّرْ مُنْكِرِيْهَا فَاِنَّهُ ۔۔۔ يَجُرُّ لَهُ الْاِنْكَارَ يَسْتَوِيَانِ

اور جو ضروریاتِ دین کے منکر کی تکفیر نہیں کرتا ۔۔۔ وہ انکار ضروریات کو اپنے سر لیتا ہے

---

[1] مانی "کذاب مدعی نبوت" کی طرح مسیلمہ کذاب کی تکفیر کا سبب بھی ادعائے نبوت ہوا ہے اور دونوں باتفاقِ امت دعوئے نبوت کی بنا پر کافر قرار دیئے گئے اور قتل کئے گئے "۔ [2] مسیلمہ نبی کریم ؐ کے آخری زمانہ میں مدعی نبوت ہوا اور آنجناب ؐ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق ؓ خلیفۂ وقت نے مسیلمہ پر چڑھائی کی اور نصرت و کامیابی کے ساتھ قتال کیا اور ان کی عورتوں کو اسیر کر کے لائے "۔ [3] مسیلمہ بھی نبی کریم ؐ کی نبوت کو مانتا تھا مگر یہ کہتا تھا کہ مجھے بھی نبوت میں شریک کیا گیا ہے چنانچہ اس نے جو خط نبی کریم ؐ کی خدمت میں بھیجا تھا اس میں لکھا تھا (رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی خدمت میں یہ ہے کہ میں امر میں شریک کیا گیا ہوں یعنی مجھ کو نبوت میں خدا کی طرف سے شریک کیا گیا ہے)

[4] عیسیٰ اصبہانی ایک شخص کا نام ہے جس کی طرف نسبت کر کے یہودیوں کی ایک جماعت کو عیسویہ کہا جاتا ہے اس شخص کا خیال تھا کہ جناب محمد رسول اللہ ؐ برحق ہیں مگر آپ کی بعثت اور رسالت صرف امیوں کی طرف ہوئی ہے ہمارے لئے رسول بنا کر نہیں بھیجے گئے "۔

وما الدين الا بيعة معنوية ۔۔۔ وما هو كالانساب في السريان [1]

دین تو صرف ایک بیعت معنویہ ہے ۔۔۔ وہ نسبوں کی طرح چلنے والا نہیں ہے!

فانهم لا يكذبونك فاتلها ۔۔۔ ولكن بآيات مآل معاني [2]

مشرکین بھی نبی کریم کی تکذیب نہیں کرتے تھے پڑھ لو ولکن الظالمین الخ۔ مگر خدا نے مآل اور انجام کے اعتبار سے ان کو منکر قرار دیا

تنبأ ان لا يمترى ببطالة ۔۔۔ كحجام ساباط صريع غوان [3]

ساباط کے رہنے والے ایک حجام کی طرح ایک نازنینوں کے پچھاڑے ہوئے نے بیکاری سے بچنے کی وجہ سے دعوائے نبوت کیا۔

ومعجزه منكوحة فلكية ۔۔۔ يصادفها في رقية الكروان [4]

اور اس کا معجزہ ایک منکوحہ آسمانی ہے جس کو منتر اطرق کوری اطرق کوری ان النعامۃ فی القریٰ کہہ کر پانے کی امید کرتا ہے

ومنّى له الشيطان فيها بوحيه ۔۔۔ رفاء ووصلا خطبة وتهاني

اور اس منکوحہ کے تصدیق شیطان نے مرزا کو اپنی وحی سے آسائش اور منگنی اور وصل کی آرزو دلائی۔

ففضحه رب السماء بحوله ۔۔۔ وقوته والله فيه كفاني

ربّ السموٰت نے اپنی طاقت و قوت سے اس کو خوب ہی رسوا کیا اور اس میں ہم کو اللہ کافی ہوا

وكان ادعى وحيا سنين عديدة ۔۔۔ فجاء يحاكي فعلة الظربان

اور مرزا اس معاملہ میں مدتوں وحی کا دعویٰ کرتا رہا ۔۔۔ اور بالآخر وہ مثل حرکت ظربان کے نکلی۔

ودلاه شيطاناه في ذاك برهة ۔۔۔ ولم يدر شيطانان لا يفيان [5]

مرزا کو دو شیطانوں نے ایک زمانہ تک پھسلایا ۔۔۔ اور اس نے یہ نہ جانا کہ اس میں دو شیطان وفا نہیں کریں گے

وماذا به في العمر الطويل له فذا ۔۔۔ هجاء خيار الخلق غب لعان

اور اس کو تو اپنی طویل زندگی میں سوائے برگزیدہ لوگوں کی ہجو اور لعنت کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔

تفكه في عرض النبيين كافر ۔۔۔ عتل زنيم كان حق مهان [6]

کافر فحش گو اصیل بنے ہوئے نے انبیاء کی آبروریزی میں خوب مزہ درست کیا جو خود ہی حقیقی معنی سے نفس الامر میں ذلیل تھا

يلذ له بسط المطاعن فيهم ۔۔۔ ويجعل نقلا عن لسان فلان

اس کو انبیاء کرام علیہم السلام پر طعن کرنے میں لذت آتی ہے ۔۔۔ اور طریقہ طعن دوسروں کی زبانی بنایا ہوا ہے۔

يصوغ اصطلاحا ان هذا مسيحكم ۔۔۔ كما سب امّا هالكنا اخوان

مرزا مسیح ابن مریم پر اصطلاحیں گھڑ گھڑ کر طعن کرتا ہے کہ اے نصاریٰ! یہ جو تمہارا مسیح ہے جیسے دو حقیقی بھائی ایک دوسرے کو گالی دیں دوسرے کی ماں کہہ کر

---

[1] ان دونوں شعروں میں مرزا اور اس کے ماننے والی جماعت کے کفر کی تیسری وجہ بیان کی گئی ہے ختم نبوت ختم رسالت اور ختم شریعت کا مسئلہ ایک اجماعی اور قطعی ضروریات و متواترات فی الدین سے مانا گیا ہے جس کا منکر مأوّل قطعی کافر ہے۔ [2] اس شعر میں اس آیت کا اقتباس ہے فانهم لا يكذبونك ولكن الظالمين بآيات الله يجحدون ۔ یعنی اے محمدؐ! کفار تیری تکذیب نہیں کرتے لیکن وہ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔" گو کفار مکہ نے نبی کریمؐ کو جھوٹا نہ کہا یا آپ کے مقولوں کو جھٹلایا کیونکہ آپ کی راستبازی اور سچائی کو ہر ایک جانتا تھا لیکن انہوں نے خدا کی آیتوں سے جحود کیا اور خدائی احکام کو بالآخر نہ مانا۔" اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر کفر کا الزام ہوا اور انجام کار ان کو آیتوں کا منکر قرار دیا۔ مؤلف کی غرض اس میں مرزا کے کفر کی چوتھی وجہ بیان کرنی ہے کیونکہ اس کی نبوت سے خدا کی آیتوں کا انکار لازم آتا ہے۔

[3] ساباط ایک جگہ کا نام ہے یہاں ایک حجام رہتا تھا جس کی عادت تھی کہ دینی مال کو بورا سے ہر شخص کر اس کی حجامت بنایا کرتا تھا کہ کسی کو یہ

وَهٰذَا كَمَنْ وَافٰى عَدُوًّا اَتٰى بِهٖ — جَمْعٌ شَدَّ السَّبِّ مِنْ شَنَاٰنٍ

اور یہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنے دشمن کے سامنے آیا ایسے حال میں کہ وہ ایک جماعت کے روبرو اس کو سخت گالیاں عداوت سے دے رہا تھا

فَصَيَّرَهٗ رُؤْيَا وَقَالَ بِاٰخِرٍ — اِذَا انْفَتَحَتْ عَيْنِيْ مِنَ الْخَفَقَانِ

پس اس دشمن گالیاں دینے والے نے اس کو خواب کی صورت میں ڈھال دیا اور کہا پھر اخیر میں میری نیند سے آنکھ کھل گئی ۔

وَقَدْ يَجْعَلُ التَّحْقِيْقَ ذَالِكَ عِنْدَهٗ — اِذَا مَا خَلَا جَوٌّ كَمِثْلِ جَبَانٍ

اور کبھی نامرد کی طرح میدان خالی دیکھ کر ان ہی امور کو جو دوسروں کے حوالہ سے نقل کرتا تھا واقعی اور تحقیق بنالیتا ہے!

وَيَنْفُثُ فِيْ اِثْنَاءِ ذَالِكَ كُفْرَهٗ — وَيُعْرِبُ فِيْ عِيْسٰى بِمَا هُوَ شَانِيْ

اور اس اثناء میں مرزا کفر اگلتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بغض دلی کو ظاہر کرتا ہے۔

وَكَانَ هُنَا شَيْءٌ لِتَحْرِيْفِ عَهْدِهِمْ — فَصَيَّرَهٗ حَقًّا لِخُبْثِ جَنَانٍ

حال یہ ہے کہ نصاریٰ کے عہد قدیم و جدید کے محرف ہونے کی وجہ سے ایک شی تھی جس کو مرزا نے اپنے خبث باطنی سے حق بنایا

وَقَدْ اَخَذُوْا فِيْ مَالِكِ بْنِ نُوَيْرَةٍ — بِصَاحِبِكُمْ لِلْمُصْطَفٰى كَاَدَانِيْ ؎

صحابہ کرام نے مالک بن نویرہ کو نبی کریم کی شان میں لفظ صاحبکم ادنیٰ درجہ کا لفظ کہنے پر گرفت کرکے قتل کر دیا۔

وَقِصَّةُ دُبَّاءٍ رَاَى الْقَتْلَ عِنْدَهَا — اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيْ وَلَاتَ اَوَانٍ ؎

امام ابو یوسف نے ایک شخص کو یہ کہنے پر قتل کر دیئے جانے کا حکم دیا کہ مجھے کدو پسند نہیں اور وہ وقت معافی کا نہ تھا۔

وَقَدْ اَعْمَلَتْ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ فِيْهِمْ — حُكُوْمَةُ عَدْلٍ لِلْاَمِيْرِ اَمَانٍ ؎

امیر امان اللہ خان جلالت مآب کی عادل حکومت نے اس مسئلہ میں حکم شریعت پر عمل کرکے فیصلہ کیا

تَحَطَّمَ فِيْ جَمْعِ الْحُطَامِ وَنَيْلِهَا — وَبَسْطِ الْمُنٰى فِيْ حَاصِلَاتِ مَجَانِيْ

مرزا بوڑھا ہوگیا دنیا کے خس و خاشاک جمع کرنے میں اور تمنائیں پوری کرنے میں چندہ کی رقمیں جمع کر کر کے

وَكُلُّ صَنِيْعٍ اَوْ دَهَاءٍ فَعِنْدَهٗ — لِنَيْلِ الْمُنٰى بِالطَّرْدِ وَالدَّوَرَانِ

اور جو تدبیر یا مکر ہے اس کے یہاں الٹا سیدھا کرکے اپنے مطالب ہی حاصل کرنے میں ہے۔

اَهٰذَا مَسِيْحٌ اَوْ مَثِيْلُ مَسِيْحِنَا — تَسَرْبَلَ سِرْبَالًا مِنَ الْقَطِرَانِ

کیا یہی ہے مسیح یا مثیل مسیح — جس نے کرتہ پہن لیا گندھک کا۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کہنے کا موقعہ ہو کہ یہ بیکار رہے اور اس کے پاس کوئی حجامت بنوانے نہیں آتا اسی طرح مرزا کو بھی سوجھی کہ مدعی نبوت ہی بن جاؤ اس دام میں آکر مخلوق خدا پھنس جائے گی! سہ منکوحہ آسمانی سے محمدی بیگم کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس پر مرزا صاحب کی رال ٹپک گئی تھی اور بہت سی تدبیریں کیں کہ کسی طرح یہ شکار ہاتھ میں آجائے کبھی اس کے والد کو خطوط لکھے اور کبھی معجزہ کی دھمکی دی، مدتوں انتظار میں نکاح کے مدعی رہے اس کے بعد وعید کا بھی خوف دلایا، نکاح ہونے کو قضاء مبرم بھی ٹھہرایا، بہرحال آخرکار مرزا اس حسرت و آرزو کو اپنے ساتھ لے گئے۔ شہ ۔ دو شیطانوں سے مراد اس کے دو مرید ہیں جن کو دو فرشتے کہتا تھا۔ شہ مرزا کی ساری زندگی برگزیدہ لوگوں کی ہجو میں گذری اور حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کرکے مزہ اٹھایا۔ (صفحہ ہذا) سلہ مالک بن نویرہ ایک شخص تھا جس نے حضرت نبی کریم کی شان میں لفظ صاحبکم جو ادنیٰ اور گھٹیا درجہ کے لوگوں کے حق میں استعمال کیا جاتا تھا، استعمال کیا، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کے اس لفظ پر گرفت کی اور قتل کر دیا۔ سٹہ حضرت امام ابو یوسفؒ نے ایک مرتبہ حدیث بیان فرمائی تھی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند فرمایا کرتے تھے اور رغبت سے کھایا کرتے تھے اس پر ایک شخص جماعت میں سے اٹھا اور بہت اونچی آواز اور سخت لہجہ سے کہنے لگا کہ مجھے تو پسند نہیں جس پر امام موصوف نے اس کے قتل کا حکم دیا اور

وَكَانَ عَلَىٰ مَا قَالَ مَاجُوجُ أَصْلُهُ — فَصَارَ مَسِيحًا فَاعْتَبِرْ بِقِرَانِ
مرزا اپنی تحقیق کی بناء پر ماجوج کی نسل سے تھا — پھر بن بیٹھا مسیح پس عبرت لو اس جوڑ سے

نَعَمْ جَاءَ فِي الدَّجَّالِ إِطْلَاقُهُ كَذَا — فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ خِفَّةُ السَّرَعَانِ [1]
ہاں دجال پر بھی مسیح کا اطلاق آیا ہے — پس مرزا کو غلطی لگی اور چھچھورپن سے جلدبازوں کی

أَلَمْ يَهْدِ لِلْقُرْآنِ حِفْظُهُ وَلَمْ — يَحُجَّ لِفَرْضٍ صَدَّهُ الْحِرْمَانُ
کیا مرزا کو قرآن حفظ کرنے کی ہدایت نہ ہوئی — اور حج کا فرض ادا نہ کیا محرومی نے اسے روک دیا

يَسْرِقُ فِي أَلْفَاظِهِ بَاطِنِيَّةً — وَقَرْمَطَةً وَحْيٌ أَتَاهُ كَدَانِي
چراتا ہے اپنے الفاظ میں فرقہ باطنیہ اور قرامطہ سے — یہ وحی ہے اس کی دو غلی یا کادیانی

وَتَابَعَهُ مَنْ فِيهِ نِصْفُ تَنَصُّرٍ — وَمَنْ فِيهِ كُفْرٌ مُودَعٌ بِجَنَانِ
مرزا کی متابعت ایسے لوگوں نے کی جو پہلے سے نیم نصرانی تھے — اور جن کی سرشت میں کفر ودیعت رکھا تھا

وَكَفَّرَ مَنْ لَمْ يَعْتَرِفْ بِنُبُوَّةٍ — لَهُ وَهُوَ فِي هٰذَا لَأَوَّلُ جَانِ
اور مرزا نے اس شخص کی تکفیر کی جس نے اس کی نبوت کو نہ مانا — اور حال یہ ہے کہ وہ خود اس میں اول مجرم ہے یا اول پہل کرنے والا

أَلَا فَاسْتَقِيمُوا وَاسْتَهِيمُوا الدِّينَكُمْ — فَمَوْتٌ عَلَيْهِ أَكْبَرُ الْحَيَوَانِ
خبردار درست ہو جاؤ اور اپنے دین پر سرگشتہ ہو جاؤ — اور دین پر مرنا ہی بڑی زندگی ہے

وَعِنْدَ دُعَاءِ الرَّبِّ قُومُوا وَشَمِّرُوا — حَنَانًا عَلَيْكُمْ فِيهِ أَيُّ حَنَانِ
اور خدا کی آواز پر لبیک کہہ کر تیار ہو جاؤ — اس میں خدا کی تم پر مہربانیوں پر مہربانی ہے

وَكُونُوا رَجَاءً أَنْ يَظْهَرَ الْحَقُّ وَارْتَقِبْ — لِأَوْلَادِ بَغْيٍ فِي السُّهَيْلِ يَمَانِي
اور حق کے غالب ہونے کی خدا سے امید رکھو، اور برساتی کیڑوں کے مٹ جانے کا بوقت طلوع ستارہ سہیل انتظار کرو!

وَلِلْحَقِّ صَدْعٌ كَالصَّدِيعِ وَصَوْلَةٌ — تَطَعْنٌ وَضَرْبٌ فَوْقَ كُلِّ بَنَانِ
حق صبح صادق کی طرح ظاہر ہوتا ہے — اور حق کے لئے صولت، نیزہ اور مار ہے ہر سر انگشت پر

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّذِي — لِنُصْرَةِ دِينِ الْحَقِّ كَانَ هَدَانِي
اور آخری پکار ہماری یہ ہے کہ حمد کی مستحق وہی ذات ہے — جس نے دین حق کی حمایت میں ہم کو ہدایت کی

وَصَلَّى عَلَىٰ خَتْمِ النَّبِيِّينَ دَائِمًا — وَسَلَّمَ مَا دَامَ اعْتَلَى الْقَمَرَانِ
اور خدا کی رحمتیں حضرت خاتم الانبیاء پر نازل ہوتی رہیں — جب تک چاند اور سورج بلند ہوتے رہیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بالآخر اس نے توبہ کی جس سے اس کی معافی ہوئی۔ [3] اس شعر میں نعمت اللہ خاں مرتد کے قتل کی طرف اشارہ ہے جس کے متعلق حکومت افغانستان کی طرف سے قتل کا فیصلہ دیا گیا تھا اور قرآن وحدیث کے مطابق اس فیصلہ کا نفاذ ہوا ہے، مرزائی جماعت نے بہت شور وغل مچا کر اس فیصلہ کو خلاف تعلیم قرآن بنانے کی کوشش کی۔"

(صفحہ ہذا) [1] یعنی احادیث میں مسیح کا لفظ دجال اور مسیح میں مشترک تھا جس اشتراک سے مرزا کو غلطی ہوئی، یعنی تھا تو وہ حقیقت میں مسیح دجال اور بن گیا مسیح ابن مریم۔"

ضروری نوٹ :۔ پوری نظم کے ۳۰ اشعار ہیں جن میں صرف ۱۶ اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ پوری نظم کے لئے ملاحظہ ہو اکفار الملحدین صفحہ ۸۶-۹۰

کاروانِ ختمِ نبوت

مانسہرہ شہر میں ایک مرزائی کی دیدہ دلیری
کارکنانِ مجلس بہاولپور کو دھمکی آمیز خطوط
پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

مانسہرہ کے مرزائی صادق آرڈی ننس کے اجراء کے بعد بھی اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے باز نہیں آئے اور مسلسل خلاف ورزیاں کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں مانسہرہ کے مشہور مرزائی رانا کرامت اللہ کو پتہ نہیں کیا سوجھی کہ وہ اپنے محلہ سے اٹھا اور دوسرے محلہ میں پہنچ کر مسلمانوں کی غیرت اسلامی سے کھیلنے لگا۔ عزیز الرحمان نامی کپڑے کے تاجر کی دکان پر پہنچا اور اسے رانا مرزائی نے سلام کر ڈالا۔ تاجر مذکور نے بڑے تحمل سے اس سے درخواست کی کہ جناب آپ مرزائی ہیں۔ مرتد اور کافر ہیں۔ آپ مسلمان کو سلام نہیں دے سکتے اور نہ ہم آپ کے سلام کا جواب دیں گے۔ اس پر رانا مرزائی مشتعل ہوگیا اور بپھرے ہوئے انداز میں بولا تمہارا اسلام چوروں کا اسلام ہے۔ ڈاکوؤں کا اسلام ہے۔ تمہارا اسلام شرابی ہے، تمہارا اسلام رشوت خور ہے۔ تمہارا اسلام زانی اور بدکار ہے۔ ہمیں ایسا اسلام نہیں چاہیئے۔ ہم تمہارا اسلام نہیں چاہتے۔ ہم اصل اور سچے پکے مسلمان ہیں۔ ہمیں کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

تاجر موصوف کی دکان پر بہت سے لوگوں کا اجتماع ہوگیا۔ جنہوں نے مرزائی کے یہ الفاظ سنے اور قریب تھا کہ اسے اس کے بکواس کا مزہ چکھایا جاتا۔ مگر عزیز الرحمان صاحب نے از خود جواب دینے کے بجائے قانون کو ہاتھ میں لینے کے بجائے وہاں موجود مسلمانوں کے ہمراہ مانسہرہ سٹی پولیس چوکی پہنچ کر مرزائی کے خلاف پرچہ کر دیا۔ اسی اثناء میں شہر میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی اور ایک عظیم الشان جلوس اس واقعہ کے ردعمل کے طور پر شہر میں گشت کرنے لگا اور پولیس چوکی مرزائیت کے خلاف نعرے لگاتا ہوا پہنچا اور مرزائی کو گرفتار کرنے اور سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ مقامی پولیس نے حالات کی نزاکت کا احساس کیا اور سٹی انچارج حاجی سلیمان خان تھانیدار نے ہجوم کو باہر آکر یقین دلایا کہ میں مرزائیوں پر اور مرزا پر لعنت بھیجتا ہوں اور یہ کافر ہیں اور رانا مرزائی کو فی الفور گرفتار کرکے چالان کیا جائے گا۔ اس پر شرکاء جلوس نے خوشی سے نعرے لگائے اور جلوس منتشر ہوگیا۔

پولیس نے زیر دفعہ 298A-295، 506 PPC اور 298C پرچہ درج کرکے رانا کرامت اللہ کو گرفتار کر لیا۔ [illegible] مرزائی کمپنی حرکت میں آئی اور رانا کو رہا کروانے کے انتظامات شروع ہوگئے۔ اے سی مانسہرہ کی عدالت میں تاریخ مقرر ہوئی۔ ضمانت کی بحث کے لئے مرزائیوں کی طرف سے بالاکوٹ کے وکیل لقمان پیش ہوئے اور مسلمانوں کی طرف سے مصطفیٰ خان ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ اس اثنا میں عدالت کے باہر لوگوں کا ہجوم جمع ہوگیا اور مطالبہ کرنے لگا کہ جرم ناقابل ضمانت ہے۔ اگر ضمانت پر مجرم مرزائی کو چھوڑا گیا تو اسلام کو گالیاں دینے والے اس مرتد کو مسلمانوں کے غیض و غضب کا نشانہ بننا پڑے گا۔ ادھر بحث کے بعد ضمانت کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ جس پر مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انتظامیہ ایک بڑے درپیش خطرے سے بال بال بچ گئی۔

مرزائیوں نے دوسرے راؤنڈ کی تیاری شروع کی۔ ملک بھر سے مرزائی وکیل تلاش کئے۔ بالآخر پشاور کا [illegible] وحید الرحمان

صدر گرفتار کیا اور سیشن کورٹ میں ضمانت کی مسترد شدہ درخواست پر اپیل کر دی۔ سیشن جج مانسہرہ نے ۲۰ جون کی تاریخ برائے پیشی مثل مقرر کی ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے وکیلوں کا پینل شیر افضل خان صدر بار مانسہرہ، مصطفیٰ خان اور دیگر وکلاء پر مشتمل ہے۔ مجلس تحفظ مانسہرہ کے راہنماؤں نے اپنے بیان میں رانا مرزائی کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کی حرکت کی کوئی مرزائی جرأت نہ کرسکے۔

مجلس تحفظ مانسہرہ کے راہنماؤں نے جن میں مولانا عبدالحق صاحب، شیراز قریشی، قاری فضل ربی صاحب، مولانا خالد عبداللہ مولانا مشتاق، منظور احمد شاہ اور دیگر کئی شامل ہیں۔ عدلیہ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان بھر میں صادق آرڈی ننس کے اجراء کے بعد یہ اپنی نوعیت کا تقریباً پہلا مقدمہ ہے۔ اس لئے پاکستان بھر کے مسلمانوں کی نگاہیں اس مقدمے پر ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ عدلیہ اس بارے میں صحیح فیصلہ کرے گی اور یہ مقدمہ ایک مثال کے طور پر دوسری عدالتوں کے پیش نظر رہے گا۔

بہاولپور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے صدر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے شوریٰ کے رکن الحاج سیف الرحمان صاحب ناظم جمعیت علماء اسلام ضلع بہاولپور کے امیر جناب غلام سرور خان اور مجلس بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو بعض شرپسند اور غلط عناصر کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط ملے۔ جن میں انہیں ہیڈ آف دی جماعت ربوہ مرزا طاہر احمد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی تلقین کی گئی اور بصورت دیگر مولانا اسلم قریشی اور مولانا اشرف ہاشمی کے سے انجام کی دھمکی دی گئی ہے۔

۲:۔ خط لکھنے والوں نے برملا کہا کہ جنرل محمد ضیاء الحق کا حشر سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو جیسا ہوگا۔

۳:۔ یہ دھمکی دی گئی کہ ختم نبوت کے دفتر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں جمعۃ الوداع کے اجتماعات میں قراردادیں منظور کی گئیں۔ جو آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ ہم خط لکھنے والے شرپسند عناصر سے نہ کبھی دبے ہیں اور نہ جھکے ہیں اور نہ جھکیں گے۔ اور ہم کہیں گے۔

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قرارداد جمعۃ المبارک کا یہ عظیم اجتماع مرکزی مجلس عمل کے تمام مطالبات کی بھرپور تائید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا اسلم قریشی، مولانا اشرف ہاشمی کے اغوا کا معمہ حل کیا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ مرزائیوں کے خلاف اسلام لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

۲:۔ گزشتہ سے پیوستہ روز جامع مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا قاری اللہ یار ارشد پر مرزائی غنڈوں نے اس وقت حملہ کیا جب وہ تبلیغی دورہ سے واپس اپنے مرکز آ رہے تھے۔ انہیں ایک کوٹھی میں بند کیا گیا اور جان سے مارنے کی کوشش کی گئی پولیس کی بروقت مداخلت سے مولانا کی جان بچی اور حملہ آور گرفتار ہوئے۔

جمعۃ المبارک کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتا ہے کہ حملہ آور مجرموں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ نیز انہیں مولانا اسلم قریشی کیس میں بھی شامل تفتیش کیا جائے۔

۳:۔ کل کی ڈاک میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے اراکین مولانا غلام مصطفیٰ صاحب، حاجی سیف الرحمٰن صاحب، جناب غلام سرور خان صاحب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو دھمکی آمیز خطوط ملے ہیں۔ جن میں مذکورہ بالا حضرات کو مولانا اسلم قریشی اور مولانا اشرف ہاشمی کے انجام سے سبق سیکھنے اور اغوا کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔

جمعۃ المبارک کا یہ عظیم الشان اجتماع سول اور مارشل لاء انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان خطوط کی تحقیق کی جائے۔ جرم ثابت ہونے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ نیز اگر مجلس عمل بہاولپور کے کسی ورکر اور رضاکار کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ اور مرزائیوں پر ہوگی۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی سیکرٹری مجلس عمل
تحفظ ختم نبوت۔ بہاولپور۔

کنڑی ۔ ۲۷ رمضان المبارک کی شب جامع مسجد بخاری میں ختم القرآن کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت چھور عاقل سندھ کے مبلغ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نے کہا کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی مقدس اور پاک کتاب ہے اور مساجد بھی صرف مسلمانوں کے استعمال کے لئے ہیں۔ قادیانیوں کا مسجد اور قرآن پر کوئی حق نہیں ہے۔ قادیانی مرتد ہیں۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مطالبات اب تک پورے

نہیں ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رمضان شریف کے بعد اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے مجلس عمل کا اجلاس ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی ملک پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اسلام میں مرتد کی شرعی سزا قتل ہے اور قادیانیوں کو مسجد اور قرآن شریف کے استعمال سے روکا جائے اور صدر پاکستان کے قادیانیوں کے بارے میں جاری کردہ آرڈی ننس پر فوری طور پر عمل درآمد کرایا جائے۔

چنیوٹ مجلس عمل ختم نبوت چنیوٹ کے صدر مولانا محمد حسین چنیوٹی نے ایک بیان میں کہا کہ مرزائیت کے مسئلے پر جناب صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے جو آرڈی ننس جاری کیا ہے یہ پوری قوم کی آواز تھی۔ مگر صدر پاکستان آج سے پانچ سال قبل یہ آرڈی ننس جاری کرتے تو مرزائی ملک میں اتنی تخریبی کارروائیاں نہ کر پاتے تاہم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اپنی تحریک کو جاری رکھے گی جب تک کہ مجلس عمل کے مطالبات کو منظور نہیں کیا جاتا اور مرتد کی آئینی سزا کو آئینی طور پر نافذ نہیں کیا جاتا۔ مزید مولانا محمد حسین چنیوٹی نے کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو عوام کے سامنے لایا جائے۔ تاکہ عوام کی بڑھتی ہوئی بے چینی کم ہو سکے۔ اگر بروقت مرزا طاہر کا پاسپورٹ ضبط کر لیا جاتا تو وہ چھپ کر ملک سے فرار نہ ہو سکتا، اب بھی حکومت کو چاہیئے کہ اس کو واپس بلا کر اس پر مقدمہ چلائے۔ چونکہ مولانا محمد اسلم قریشی کا قتل مرزا طاہر کے ایماء پر کیا گیا ہے لہٰذا اس کو قتل کی سزا کے جرم میں پھانسی پر لٹکایا جائے۔

ٹھٹھہ ضلع ٹھٹھہ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا ہے جس میں گھارو تحصیل ساکرو میں قادیانیوں کی نقل مکانی شروع ہو گئی ہے اور پنجاب، سندھ، کنری، سانگھڑ سے قادیانی تحصیل ساکرو میں زمین خرید رہے ہیں کافی تعداد میں قادیانی مختلف جگہوں میں چھپنے کی کوشش میں مصروف ہیں جس کے سلسلے میں حافظ محمد عبدالخالق ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹھٹھہ نے گھارو تھانہ کے انچارج مسٹر منظور احمد سے تفصیلی گفتگو کی اور تحصیل ساکرو کے نئے اسسٹنٹ کمشنر مسٹر صابر خان جتوئی سے پون گھنٹہ تک بات چیت کی اور اسسٹنٹ کمشنر اور ایس ایچ او گھارو کو بتایا گیا کہ قادیانی آرڈی ننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں آذان جمعہ خطبات محمد دین قادیانی کے گھر گھارو میں کھلے عام کر رہے ہیں اور ایک پمفلٹ بعنوان ایک حرف ناصحانہ خفیہ طور پر گھروں میں پھینک رہے ہیں جس کی تفصیل ایس ڈی ایم گھارو اور ایس ایچ او گھارو کو بتائی گئی جس کے بعد اسسٹنٹ کمشنر گھارو تھانہ کے انچارج نے یقین دلایا کہ ہم مسلمان ہیں انشاءاللہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے گا اور فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی حکومت سندھ اور ضلع ٹھٹھہ کی انتظامیہ سے پر زور مطالبہ ہے کہ فوری طور پر کارروائی عمل میں لائی جائے۔

اپیل

مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے لیے پانچ لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔

تمام مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دینی تبلیغی فلاحی ادارہ ہے ملک کے تمام اضلاع شہروں میں جماعت کے دفاتر قائم ہیں جو اکثر کرایہ کے مکان میں ہیں۔

حیدر آباد میں عرصہ بیس سال سے مجلس کا دفتر کرایہ کے مکان میں ہے اور کئی جگہوں پر مالک مکان کے مکان خالی کرانے کی وجہ سے منتقل ہوتا رہا ہے اسی تکلیف کے پیش نظر مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد نے جماعت کا ذاتی پلاٹ ایک لاکھ بیس ہزار میں خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔ دو ماہ میں رقم دینے کا ایگریمنٹ ہے

تین منزلہ دفتر کی تعمیر کرنی ہے تخمینہ کل رقم کا پانچ لاکھ ہے اس لیے تمام مخیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ دفتر کی اس فوری ضرورت کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔

چندہ ارسال کرنے کا پتہ

ناظم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لطیف آباد نمبر 9 نزد مجاہد ہوٹل حیدر آباد سندھ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور پانچ راس اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحان کے نتائج کا اعلان

کراچی ۱۳ جولائی (پ ر) وفاق المدارس عربیہ پاکستان سے ملحقہ ۲۵ مدارس کے درجہ عالیہ (ایم اے) کے ۴۹۲ طلبہ کا سالانہ امتحان برائے ۱۴۰۴ھ وفاق کے تحت منعقد ہوئے ان میں سے ۲۳۰ طلبہ درجہ علیا میں، ۲۱۹ طلبہ درجہ وسطیٰ میں اور ۱۸۴ طلبہ درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے، ۹ طلبہ صحیح بخاری، اور ۹ طلبہ جامع ترمذی کے ضمنی امتحان میں کامیاب ہوئے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے نور محمد ثاقب رول نمبر ۵۰۴ اول جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ کے حفیظ الرحمان رول نمبر ۲۵۹ دوم، نیز اسی مدرسہ کے غلام مرتضےٰ اعوان رول نمبر ۲۹۰ سوم آئے۔

کراچی ۱۵ جولائی (اسٹاف رپورٹر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا سلیم اللہ خان نے وفاق المدارس سے ملحقہ مدارس کے ثانویہ عامہ (میٹرک) اور ثانویہ خاصہ (انٹر) کے سالانہ امتحانات برائے ۱۴۰۴ھ کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے، ثانویہ عامہ (میٹرک) کے امتحانات میں ۱۸۲ طلبہ، درجہ علیا میں، ۱۳۰ طلبہ، درجہ وسطیٰ میں، اور ۱۲۵ طلبہ درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے، ۱۵۳ طلبہ غیر حاضر، اور ۹۶ طلبہ ناکام ہوئے مدرسہ خیر المدارس کے اعجاز احمد رول نمبر ۱۶۰ اوّل، جامعہ فاروقیہ کراچی کے محمد زرین رول نمبر ۸۰۶ دوم اور جامعہ علمیہ درہ پیرو بنوں، کے عبدالماجد رول نمبر ۱۲۰ سوم آئے،

ثانویہ خاصہ (انٹر) کے امتحانات میں ۸۹ طلبہ درجہ علیا میں، ۱۱۶ طلبہ درجہ وسطیٰ میں اور ۱۰۷ طلبہ درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے، ۷۹ طلبہ غیر حاضر اور ۸۴ ناکام رہے دارالعلوم کراچی کے محمد جمیل رول ۲۵۷، دوم اور دارالعلوم کراچی کے محمد یونس رول نمبر ۱۳۳ سوم آئے۔

بقیہ ملفوظات

۲۶. حافظ ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ فلاسفہ میں سے کوئی بھی عالم کے قدیم ہونے کا قائل نہیں ہے، افلاطون بھی عالم کو حادث کہتا تھا یہاں تک کہ رسوائے زمانہ ارسطو آیا۔ اس نے عالم کے قدیم ہونے کا اعتقاد قائم کیا لیکن یہ اعتقاد بالکل غلط ہے اس کا قائل کافر ہے۔

تمام آسمانی مذاہب بھی عالم کے حادث ہونے پر متفق ہیں ہاں بعض صوفیا کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے بعض چیزوں کو قدیم مانا ہے۔ مثلاً شیخ اکبرؒ، علامہ شعرانی شافعی نے فرمایا ہے کہ یہ عبارتیں بعد کی ملائی ہوئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ شیخ اکبر بعض مسائل میں منفرد ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرعون کے ایمان کا اعتبار کر لیا ہے اگر اس نے توبہ نہ کی ہوگی تو اس کو اس کے اعمال کی سزا ملے گی مگر شیخ اکبر کے نزدیک وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رکھا جائے گا۔ بحرالعلوم نے شیخ اکبر کی طرف بعض اشیاء کے قدیم ہونے کو منسوب کیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ نسبت صحیح ہے لیکن دوانی نے ابن تیمیہ کی طرف عرش کے قدیم ہونے کی جو نسبت کی ہے یہ درست نہیں ہے (فیض الباری ج۱ ص۱۹۹)

بقیہ: مرزائیت علامہ اقبالؒ کی نظر میں

پڑھی۔ جو انجمن حمایت اسلام کی روئیداد ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۳۲ پر درج ہے:

اے کہ بر دلہا رموز عشق آساں کردہ ای
سینہ ہا را از تجلی یوسفستاں کردہ ای
اے کہ صد طور است پیدا از نشانِ پائے تو
خاکِ یثرب را تجلی گاہ عرفاں کردہ ای
اے کہ بعد از تو نبوت شد بہر مفہوم شرک
بزم ما روشن ز نورِ شمع عرفاں کردہ ای
اے کہ ہم نام خدا باب دیار علم تو
امتے بودی و حکمت را نمایاں کردہ ای

مجلس عمل کے اہم فیصلے

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اجلاس منعقدہ ۵۔ جولائی ۸۴ء بمقام دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور زیر صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ صدر مرکزی مجلس عمل کے اہم فیصلے بطور اطلاع ارسال خدمت ہیں ازراہ کرم اپنے حلقہ اثر میں ان فیصلوں پر عمل درآمد کا اہتمام کرائیں اور تازہ ترین صورت حال سے مرکزی مجلس عمل کو آگاہ فرمائیں۔

چاروں صوبوں میں صوبائی سطح پر مجالس عمل قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور مندرجہ ذیل حضرات کو ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ صوبائی سطح پر تمام مذہبی مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام اور مرکزی مجلس عمل میں شریک جماعتوں کے راہنماؤں سے رابطہ قائم کرکے جلد از جلد صوبائی مجلس عمل کی تشکیل کریں۔

برائے پنجاب : مولانا مفتی مختار احمد نعیمی گجرات

مولانا محمد شریف جالندھری ملتان

برائے سندھ : مولانا مفتی احمد الرحمان کراچی

مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈوآدم

برائے سرحد : مولانا سید محمد ایوب جان بنوری پشاور

مولانا نورالحق نور پشاور

برائے بلوچستان : الحاج محمد زمان خان اچکزئی کوئٹہ

قادیانیوں کے بارے میں صادق آرڈی ننس پر عملدرآمد کی صورت حال کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا۔ بالخصوص پنجاب میں آرڈی ننس پر عملدرآمد کے سلسلہ میں انتظامیہ کے رویہ کو افسوس ناک قرار دیا گیا۔ اور طے پایا کہ اس سلسلہ میں مرکزی مجلس عمل کا وفد صدر پاکستان اور گورنر پنجاب سے ملاقات کرکے ان امور پر گفتگو کرے گا۔

مولانا محمد اسلم قریشی اور قاری محمد اشرف ہاشمی کی بازیابی میں مسلسل تاخیر کو افسوس ناک قرار دیتے ہوئے مولانا محمد اسلم قریشی کے بارے میں نئی تفتیشی ٹیم کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا

مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد کے اغواء کی کوشش اور ان پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے اس کیس میں ملوث سرکردہ قادیانیوں کے ساتھ انتظامیہ کے امتیازی سلوک پر احتجاج کیا گیا اور اس دو ٹوک رائے کا اظہار کیا گیا کہ اگر اس کیس کے ملزموں سے صحیح طور پر تفتیش کی جائے تو مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کا سراغ بھی ان سے مل سکتا ہے، یاد رہے کہ مولانا اللہ یار ارشد کو قادیانیوں نے ربوہ میں رات کے وقت جاتے ہوئے پکڑ کر ایک کوٹھی میں بند کر لیا۔ ان پر تشدد کیا اور انہیں قتل کرنے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں کے شور مچانے پر پولیس کی بروقت مداخلت سے مولانا موصوف کو قادیانیوں کی کوٹھی سے زخمی حالت میں برآمد کر لیا گیا۔ اس کیس میں ملوث پانچ سرکردہ قادیانی گرفتار ہیں جبکہ ایک فرار ہو چکا ہے۔ مولانا موصوف کے جسم پر زخموں کے بیس نشان ہیں۔ انہیں سوئے مارے گئے اور وہ بھی اب تک صاحب فراش ہیں۔

فیصل آباد کے قادیانی ڈاکٹر عبدالقادر کے قتل کو غلط رخ دینے اور ڈی آئی جی فیصل آباد میجر مشتاق احمد کی ذاتی مداخلت سے اس کیس کو فوجی طور پر مارشل لاء حکام کے پاس

بجھوا دینے کی کارروائی پر احتجاج کیا گیا۔ مبینہ طور پر اس قادیانی ڈاکٹر کو گوجرانوالہ کے ایک نوجوان نعیم اللہ ہاشمی نے قادیانیت کی تبلیغ کرنے اور اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں نازیبا اور اشتعال انگیز کلمات کہنے پر جہنم رسید کر دیا۔ نعیم اللہ ہاشمی مذکور فیصل آباد کی ایک مل میں ملازم ہے اور میڈیکل سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے مذکورہ ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔ نعیم اللہ ہاشمی گوجرانوالہ کے معروف کشمیری لیڈر اور تحریک ختم نبوت و تحریک نظام مصطفےٰ کے پُر جوش راہنما مولانا عبدالعزیز راجوری مرحوم کا پوتا ہے۔ پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار اور متشرع نوجوان ہے۔ مگر مبینہ طور پر فیصل آباد پولیس نے ڈی آئی جی کی ذاتی مداخلت اور دلچسپی کی وجہ سے اس کیس کو ڈکیتی کا کیس ظاہر کیا ہے اور صرف ایک ہفتہ کے اندر کیس کا چالان مکمل کر کے اسے مارشل لاء حکام کے پاس بھجوا دیا ہے

مرکزی مجلس عمل نے فیصل آباد پولیس کی تفتیش کو جانبدارانہ اور غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے غیر جانبدار افسروں کے ذریعہ کیس کی از سر نو تحقیقات کرانے اور ڈی آئی جی فیصل آباد کو معطل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مرکزی مجلس عمل نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ میجر مشتاق احمد ڈیڑھ برس سے مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں تو ایک انچ پیش رفت نہیں کر سکے لیکن ایک قادیانی کے قتل کا کیس ذاتی نگرانی میں غلط رخ دے کر صرف ایک ہفتہ کے دوران چالان مکمل کر کے مارشل لاء حکام کے حوالے کر چکے ہیں۔

مرکزی مجلس عمل نے ملک بھر میں تحریک ختم نبوت کے تمام کارکنوں اور شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ کے قادیانی ملازمین کی فہرستیں مرتب کر کے مجلس عمل کو ارسال کریں۔ تمام مکاتب فکر کے اشتراک سے ہر ضلع پر مجلس عمل تشکیل دیں جہاں مجلس عمل تشکیل ہو چکی ہے۔ اس کے عہدیداروں کے نام اور پتے مرکزی مجلس عمل کو بھجوائیں، صدارتی آرڈی ننس پر عملدرآمد کی نگرانی کریں۔ خلاف ورزی کے واقعات پولیس اور متعلقہ حکام کے نوٹس میں لائیں اور کوئی کارروائی نہ ہونے کی صورت میں خلاف ورزی کے واقعہ کی رپورٹ متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کریں اور اس کی ایک کاپی مرکزی مجلس عمل کو بھجوا دیں۔

مرکزی مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے کہ صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد اور دیگر مطالبات کی منظوری کے لئے رابطہ عوام مہم از سر نو شروع کی جائے گی اور ہر ضلع کے صدر مقام پر ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے رائے عامہ کو مرکزی مجلس عمل کے مطالبات اور جدوجہد کے لئے منظم کیا جائے گا۔ کانفرنس کا تفصیلی پروگرام طے کیا جا رہا ہے۔ جس کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ کانفرنسوں کا آغاز ماہ رواں کے دوران ہو جائے گا اور ان سے مرکزی قائدین خطاب کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز

مرکزی مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے کہ مذکورہ بالا تمام امور کے سلسلہ میں عوامی جذبات کے اظہار اور مرکزی مجلس عمل کے موقف کی وضاحت کے لئے ۱۳ جولائی جمعۃ المبارک کو پورے ملک میں یوم احتجاج منایا جائے گا۔

مرکزی مجلس عمل نے تمام مکاتب فکر کے علماء اور خطباء سے اپیل کی ہے کہ وہ اس روز جمعۃ المبارک کے خطبات میں قادیانی مسئلہ کی سنگینی اور مرکزی مجلس عمل کے مطالبات پر تفصیل سے روشنی ڈالیں اور عوام کے عقیدہ ختم نبوت اور ملکی سالمیت کے تحفظ کی خاطر منظم اور پرجوش جدوجہد کے لئے تیار کریں۔

مرکزی مجلس عمل کے اخراجات کے لئے چوہدری غلام جیلانی صاحب کی سربراہی میں مالیاتی کمیٹی قائم کی گئی جس کے ارکان مولانا عبدالقادر روپڑی، الحاج عبداللطیف چشتی، مولانا محمد شریف جالندھری اور سید محبوب علی شمسی ہیں۔ یہ کمیٹی مرکزی سطح کے اخراجات کی فراہمی کا انتظام کرے گی۔

مرکزی مجلس عمل نے وفاقی شرعی عدالت میں قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈی ننس کو قادیانیوں کی طرف سے کئے جانے والے چیلنج کے کیس میں فریق بننے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں عملی اقدامات کے لئے مولانا مفتی مختار احمد نعیمی کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، علامہ علی غضنفر کراروی اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا عبدالرحیم صاحب شامل ہیں

نمونۂ
ملفوظات مولانا انور شاہ کشمیریؒ

۱: علم سے احرف معاش کا کام لینا اور اسی مقصد کے لیے حاصل کرنا ایک بدترین مصیبت ہے۔ ان لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بازار سے ایک قیمتی شال اس لیے خریدتا ہے کہ وہ اس سے اپنے جوتے صاف کیا کرے۔ (بحوالہ تاریخ دیوبند صہ ۴۰)

۲: "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہ" کے وقت انگوٹھا چومنا بے اصل ہے سوا ایک اثر کے جسے حضرت ابوبکرؓ سے ملا علی قاریؒ نے موضوعات میں ذکر کیا ہے لیکن وہ منکر و ضعیف ہے۔ مولانا عبدالحیؒ نے السعایہ (حاشیہ شرح وقایہ) میں بسیط بحث کی ہے۔

(فیض الباری جلد ۲ ص ۶۲)

۳: میلاد کا قیام بدعت ہے۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ملک اربل نے اسے رائج کیا۔ ابن دحیہ نے میلاد کی کتاب لکھی تھی۔ سید یحییٰ اور ابن حجر قوموا لسیدکم سے ابن معاذ پر قیاس کر کے اجازت دیتے ہیں مگر قیاس مع الفارق اور قیاس المحقق علی الموہوم ہے۔

(فیض الباری ج ۲ ص ۲۱۹)

۴: مولانا شمس تبریز خان صاحب آردی رسالہ "دارالعلوم" جولائی ۱۹۷۶ء میں مقدمہ مشکلات القرآن کے حوالہ سے رقمطراز ہیں۔

"آپ کی (یعنی حضرت شاہ صاحب کی) رائے تھی کہ قرآن کا اسلوب تالیف و ترتیب کا نہیں بلکہ خطیبانہ اسلوب ہے جو سامعین کا لحاظ رکھتا ہے اور حسب موقع گفتگو کا رخ بدلتا رہتا ہے۔ کیونکہ عرب کا مزاج ایسا ہی تھا۔ آپ کا کہنا تھا کہ قرآن واقعات کی کھتونی اور حیات و ممات کا رجسٹر نہیں بننا چاہتا۔ بلکہ اس کا مقصد تذکیر و نصیحت اور عبرت و موعظت ہے اس لیے واقعات کا بھی اسی حد تک ذکر کرتا ہے اور اجمال و تفصیل سے کام لیتا ہے۔ آپ کا خیال تھا کہ قرآنی بیانات کی تکرار تند مکرر کا لطف دیتی ہے۔ اسی لیے قرآن خود اپنی تفسیر و تشریح بھی کرتا ہے جس سے موضوع کی اہمیت بھی کھل جاتی ہے۔ جیسے نماز کا ذکر ۷۰۰ مرتبہ سے زیادہ آیا ہے۔ مولانا حمید الدین فراہیؒ (صاحب نظام القرآن) کی طرح شاہ صاحب بھی ربط آیات اور قرآن مکمل، منظم اور مربوط ہونے کے قائل تھے۔ فرماتے تھے کہ ہم اپنی کم فہمی سے وہ ربط نہیں سمجھ پاتے۔ مگر فقہا کے مرتب کلام کی طرح ہر بات کسی اصل اور قاعدے کے تحت ہوتی ہے۔ نسخ قرآن کے وہ قائل نہ تھے۔ سیوطی بیس آیتوں اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ پانچ آیتوں میں (نسخ کے) قائل ہیں۔ مگر ان کا کہنا تھا کہ بظاہر منسوخ آیتوں کا حکم بھی کسی نہ کسی طرح موجود ہے۔ وہ قرآن میں کسی زائد حرف کے بھی قائل نہ تھے بلکہ ایسے حروف کو کسی مزید فائدہ پر مشتمل سمجھتے تھے۔ (مقدمہ مشکلات القرآن صہ ۲۷ – ۳۰)

۵: "عالم برزخ یہی زمین و آسمان کے درمیان کی فضا ہے"

(بحوالہ حیات انور ص ۱۹)

۶: احادیث مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روحیں قیامت تک عالم برزخ میں رہیں گے۔ جنت یا دوزخ میں داخلہ قیامت کے روز حساب و کتاب کے بعد ہوگا۔ قیامت تک جنت یا دوزخ کے آرام یا تکلیف ان روحوں پر پہنچتے رہتے ہیں۔ اور وہ ان اثرات کی راحت یا اذیت محسوس کرتی رہتی ہیں (بحوالہ حیات انور ص ۱۹)

۷: (ایک دفعہ عقلی مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے فرمانے لگے)

"ذرا ان منطقیوں کی حماقت ملاحظہ کیجئے کہ درخت ایک مرکب حقیقت ہے، جڑ، تنا، شاخیں، برگ و بار سب ہی اس کے اجزاء ہیں

فرض کیجئے کہ کوئی ہلکا سا پتا جھڑ گیا تو منطقی کہہ دے گا کہ درخت باقی نہ رہا اس لیئے کہ جُز کا ارتفاع کُل کے ارتفاع کو مُستلزم ہے۔

(دارالعلوم مئی ۱۹۸۱ء ص ۱۲)

۹:۔ حافظ ابن حجرؒ سے فجر کی سنتوں کے بارے میں حدیث کی مراد سمجھنے میں سہو ہوا ہے۔ حالانکہ فجر کی سنتوں کے بارے میں ترمذی ص ۵۰ پر ہے: "مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ" یہ حدیث مسند احمد اور دارقطنی میں پانچ طریقوں سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ تین سُنن بیہقی، دو صحیح سنن ابن حبان، دو مستدرک اور ایک طبقات ذہبی کی سُنن کبریٰ اور طحاوی میں ہیں ان سب کا مدار حدیث قتادہ ہے۔ (العرف الشذی علیٰ جامع الترمذی ص ۲۰۹، ۲۱۰ مطبع القاسمیہ)

۱۰:۔ "اگر آدمی صحیح بصیرت کے ساتھ احادیث میں غور و فکر کرے تو اس کو معلوم ہوگا کہ اکثر و بیشتر احادیث قرآن کے اجمال کا بیان اور اس کے اشاروں کی توضیحات ہیں بلکہ کثرت سے ایسی احادیث ہیں جن میں تعبیرات قرآنی کے لطیف اشارے ملتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے مطالعہ کے لیے سیوطی کی دُرِّ منثور بہت مفید کتاب ہے"

(مقدمہ مشکلات القرآن از مولانا محمد یوسف صاحب بنوری ص ۱۴)

۱۰:۔ کل امت کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں ناروا الفاظ کہنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے" (اکفار الملحدین ص ۴۳)

۱۱:۔ فلسفۂ قدیم أَبْعَدُ من الاسلام ہے۔ اور فلسفۂ جدید أَقْرَبُ الی الاسلام ہے حق تعالیٰ کی مشیت ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جن عقلاءِ زمانہ نے اسلامی چیزوں معجزات و روحانیت وغیرہ کا انکار کیا تھا، ان ہی کے فلسفہ، ریسرچ اور تحقیقات سے وہ سب چیزیں دنیا والوں کے لیے ثابت و مشاہد ہو جائیں۔

چنانچہ معراج اور روحانیت کا اقرار وہ کر چکے ہیں، خوارق و عادات بھی تسلیم ہو چکے ہیں جن سے "معجزات" کا استبعاد عقل ختم ہوا۔

قرآن مجید میں ہے کہ اہل جنت و اہل جہنم آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے پہچانیں گے اور باتیں کریں گے حالانکہ ان کے درمیان بہت غیر معمولی فاصلہ ہوگا، تو اب ٹیلیفون، لاسلکی، ٹیلگراف، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ایجادات نے اس کو بھی قریب عقل و مشاہدہ کیا ہے۔

اصوات و اعمال کا ریکارڈ مستبعد سمجھا جاتا تھا مگر گراموفون کی ایجاد نے اس سے بھی مانوس کر دیا کہ حق تعالیٰ نے زمین اور اس کے متعلقات میں بھی اخذ و ریکارڈ کا مادہ ودیعت فرما دیا تھا جس کو ہم یورپ کی ان ایجادات سے پہلے عقل و مشاہدہ کی رو سے نہ سمجھ سکتے تھے۔

(نطق انور حصہ اول ص ۱۰۱ از مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری)

۱۲:۔ آخرت میں اعمال کا ثمرہ جو ملے گا وہی عمل ہوں گے ان کی ایک صورت ہے عالم دنیا کی اور دوسری عالم آخرت کی، عمل ایک ہی ہے لیکن مکان کے اعتبار سے فرق ہے کہ وہی عمل وہاں جزاء کی صورت میں ہو گا۔ اور اس کی دلیل آیتِ قرآنی وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ہے جس کے یہ معنی یہ بھی کئے گئے ہیں کہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ بعینہٖ اپنے کئے ہوئے اعمال ہی کو آخرت میں موجود پائیں گے اور یہ مفہوم دوسری آیات و احادیث سے بھی مؤید ہوتا ہے

(نطق انور حصہ اول، ص ۹۰)

۱۳:۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا کشف ہے کہ حشر میں پیشی کے وقت داہنی طرف اللہ اکبر، بائیں طرف سبحان اللہ، پیچھے طرف الحمد للہ اور سامنے سے لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه یہ چاروں کلمات رفیق ہوں گے"

یہ ترتیب اس لیے ہے کہ اللہ اکبر اعلان کی چیز ہے۔ چنانچہ نعرۂ تکبیر جہاد وغیرہ میں ہے اور یہ علم جہاد بھی داہنے ہاتھ میں ہوتا ہے لہٰذا داہنی جانب مناسب ہے۔

سبحان اللہ تسبیح ہے نقائص و عیوب سے اور صفت سلبی ہے۔ لہٰذا ڈھال کی جگہ (بائیں طرف) مناسب ہے۔ الحمد للہ یہ آخر میں اور ہر کام کے پیچھے ہوا کرتا ہے، جیسے کھانے کے بعد، اور تشہد میں بھی آخر میں ہو گا۔ لہٰذا پیچھے ہونا مناسب ہے اور لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه چونکہ ہادی اور رہنما ہے اس کا سامنے ہی ہونا مناسب ہے

(نطق انور حصہ اول ص ۹۲)

۱۴:۔ حضرت آدم علیہ السّلام کی خلافت کی وجہ علم زیادہ ہونا ملائکہ سے بتلایا جاتا ہے لیکن میرے نزدیک چونکہ حضرت آدمؑ کی خلقت ہی میں عبدیت زیادہ تھی بہ نسبت ملائکہ، اس لیے وہ خلافت سے سرفراز ہوئے ہیں کیونکہ خلافت عطا فرمانے کی بات اور اس پر ملائکہ کی طرف سے عرض و معروض پہلے ہی ہو چکی تھی، پھر جب یہ مکالمہ (یا مناظرہ) ختم ہو چکا تھا تو حق تعالیٰ نے ایک کرشمہ بھی دکھایا کہ حضرت آدمؑ کو علم عطا فرما کر ظاہر میں حجت بھی قائم فرما دی یعنی ارشاد خداوندی عطاء منصب خلافت پر ملائکہ نے بنی آدم کے ظاہری افعال سے "سفک دماء" و "فساد فی الارض" کا اندازہ لگا کر جو بے محل سوال کر دیا تھا حق تعالیٰ نے صرف اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرما دیا۔ اور فرشتے بھی اپنے بے محل سوال پر

نادم ہوگئے، پھر بعد کے واقعات نے ظاہر کر دیا کہ حضرت آدمؑ نے ہر موقع پر جناب باری میں نہایت عاجزی، غایت تذلل اور تضرع وابتہال ہی کا اظہار کیا، اور کوئی بات بھی بجز عبودیت کے ظاہر نہ فرمائی حالانکہ وہ بھی حجت و دلیل اور سوال و جواب کی راہ اختیار کرسکتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰؑ سے مناظرہ ہوا تو حضرت آدمؑ نے ایسی قوی حجت پیش فرمائی کہ حسب ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے، ظاہر ہے کہ یہی دلیل وہ حق تعالیٰ کی جناب میں بھی پیش کرسکتے ہیں مگر وہاں ایک حرف بھی بطور عذر گناہ نہیں کہا، بلکہ اس کے برخلاف اپنی قصورہی کا اعتراف فرماکر مدت دراز تک توبہ و استغفار، عجز و نیاز اور گریہ وزاری میں مصروف رہے، یہی نزدیکی عبودیت اور سراپا ندامت و نیاز مندی کا وہ مقام تھا جس کی وجہ سے حضرت آدمؑ خصوصی فضیلت اور خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے ہیں۔ پھر اس کے بعد جو حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے وصف علم کو اس موقع پر نمایاں کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان کا وصف ظاہر تھا جس کو سب معلوم کر سکتے تھے، اس لئے نہیں کہ وہ مدار فضیلت تھا۔ بخلاف وصف عبودیت کے کہ وہ مشہور و پوشیدہ وصف تھا جس کو معلوم کرنا دشوار تھا۔ الخ (انوار الباری حصہ اول ص ۱۹۶، ۱۹۷)

۱۵:۔ امام شافعیؒ چونکہ فقیہ النفس تھے اس لئے انہوں نے امام محمدؒ کی کما حقہ تعریف کی ہے۔ کبھی فرماتے ہیں کہ امام محمد دل اور نگاہ دونوں کو بھر دیتے ہیں (کیونکہ خوبصورت تھے اور علم بھی اچھا تھا) کبھی فرماتے ہیں کہ جب امام محمدؒ گفتگو کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ وحی نازل ہو رہی ہے ایک بار فرمایا کہ میں نے ان سے دو اونٹوں کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا۔

جہاں تک محدثین کی بات ہے تو ان میں جو لوگ فقیہہ نہیں ہیں ان کو امام محمد کی قدر و منزلت معلوم نہیں اس لیے ان لوگوں سے امام محمدؒ کے بارے میں تعریفی کلمات منقول نہیں ہیں۔ محدثین کی ناپسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ امام محمد پہلے شخص ہیں جس نے فقہ کو حدیث سے الگ کیا۔ ان سے پہلے تصنیف کا انداز یہ تھا کہ حدیث اور فقہ کو ایک ساتھ مخلوط کرکے ذکر کرتے تھے۔ بہر حال چونکہ انہوں نے محدثین کے انداز کے خلاف کیا، اس سبب ان لوگوں نے اس بارے میں ان کو مطعون کیا حالانکہ آخر کار تمام مذاہب والوں کو ان کی اتباع کرنی پڑی اور سب نے انہیں کا طریقہ کار اختیار کیا۔ (فیض الباری ج ۱ ص ۱۵۲ - ۱۵۳)

جامعہ فاروقیہ کراچی میں دورہ "تدریب اللغۃ العربیۃ"

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی کوششوں کے نتیجہ میں ۸ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ سے جامعہ فاروقیہ کراچی میں "تدریب اللغۃ العربیہ کا دو ماہی کورس شروع ہوگیا جس میں جامعہ امّ القریٰ مکۃ المکرمہ کے ۹ عرب مصری اساتذہ مع پرنسپل دکتور محمد عثمان المرسی کے پڑھا رہے ہیں۔ وفاق المدارس کے سوا سو فضلاء کرام اس دورہ میں حصہ لے رہے ہیں ۱۵ مختلف عنوانات پر روزانہ صبح ۸تا۱ بجے دوپہر اتوار منگل صبح کے علاوہ شام ۵ تا ۷ بجے تک پڑھائی ہوتی ہے

امید ہے کہ اختتام دورہ پر جامعہ ام القریٰ کی طرف سے سند کا اجراء بھی کیا جائے گا۔

بقیہ:۔ قومی اخبارات کا مطالعہ

آہستہ نقل مکانی کرکے بیرون ملک جا رہے ہیں اور فی الحال مرزا طاہر احمد کی واپسی کا کوئی ارادہ نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرزائیت کی تبلیغ کے لیے کیسٹوں سے مدد لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سردست ۵۰۰ کیسٹوں کی خریداری کے لیے ۱۲ ہزار روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اور کھلے عام تبلیغ پر پابندی کی وجہ سے آئندہ بجٹ میں کیسٹوں کی خریداری کے ڈھائی لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے یہ فیصلہ معتبر ذرائع کے مطابق قادیانیوں کے ایک حالیہ اجلاس میں کیا گیا ہے (نوائے وقت ۱۱ جولائی)

مولانا محمد اسفندیار خان کو صدمہ

سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے سیکرٹری جنرل اور جامعہ دار الخیر بکرا پیڑی کراچی کے مہتمم مولانا محمد اسفندیار خان کے کمسن صاحبزادے ۱۴ جولائی بروز ہفتہ شام اپنے گھر کے پانی کے زیر زمین ٹینک میں گر کر جاں بحق ہو گئے۔ ۱۵ جولائی بروز اتوار صبح ۱/۲ ۱۰ بجے مفتی اعظم مولانا مفتی ولی حسن نے نماز جنازہ پڑھائی اور میوہ شاہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ میں علمائے کرام، سماجی کارکنوں اور وکلاء نے بڑی تعداد میں شرکت کی جن میں مولانا سلیم اللہ خان مولانا مفتی احمد الرحمٰن مولانا محمد طیب کشمیری وغیرہ شامل ہیں۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا سلیم اللہ خان، گورنر سندھ، کمشنر کراچی، ڈی ایم ایل اے کراچی، صوبائی وزیر مذہبی امور دوست محمد فیضی جناب عبد الستار افغانی میئر کراچی، جناب محمود اعظم فاروقی اور دیگر تنظیموں نے مولانا اسفندیار خان سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ جبکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے جامعہ الخیر پہنچ کر مولانا موصوف سے تعزیت کا اظہار کیا اور ادارہ ہذا مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

علامہ انور صابری (دیوبند)

ہدیہ عقیدت

در خلعت امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخ انسانی

خطیب اعظم اسلام فخر بزم ایمانی
جہانستان عرفاں تھی تری پُر نور پیشانی

دلوں کا ذکر کیا روحوں کو گرماتی رہی برسوں
فضاؤں میں ترے الفاظ کے چہروں کی تابانی

چراغ محفل ختم رسالت بن کے چمکی ہے
تری آنکھوں کے حجروں میں ضیائے شمع ایمانی

جہاد حریت میں رہبرانہ شان کے صدقے
کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخ انسانی

محمدؐ کی غلامی تیرا تاج زندگانی تھی
ہمیشہ تو نے ٹھکرایا غرور تاج سلطانی

وقار بوذری تھا تیری درویشی کی رگ رگ میں
فقیرانہ ادا تھی ہم مزاج فقر سلطانی

ترے خود دار جزلوں کا مزاج عزم ہستی تھا
مکمل خاکہ تکمیل دستور جہاں بانی

مری مجبوریوں کو دیکھ اے آزاد خو انساں
لحد پہ آ نہیں سکتا برائے فاتحہ خوانی

نئی حد بندیاں ہیں اور میری چشم گریاں ہے
ہے درس آموز دنیا میرے اشکوں کی پریشانی

بہاروں میں بھی میرے دل کا غنچہ کھل نہیں سکتا
تری راہوں پہ چل سکتا ہوں لیکن مل نہیں سکتا